باب۔ ۴۲

تحائف، ہبہ

[کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا،(رواہ البخاری)]

[قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم العائد في ھبتہ کالکلب یقيء ثم یعود في قیئہ،(رواہ البخاری)]

حدیث۲۳۹۷: ارشادِ نبیؐ ہے،"اے مسلمان عورتو! اپنی پڑوسن کے بھیجے ہوئی کسی تحفے کو حقیر نہ جانو چاہے وہ بکری کا کُھر ہی کیوں نہ ہو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۳۹۸: میں نے میرے بھانجے، عروہؓ سے کہا کہ ہم چاند پر چاند دیکھتے رہے یہاں تک کہ دو ماہ گذرنے پر بھی ہمارے ہاں چولھا نہ جلا۔ عروہؓ نے پوچھا، تو پھر آپ لوگ زندہ رہنے کے لیے کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا، بس کھجور اور پانی۔۔۔ ہاں البتہ ہمارے پڑوس میں چند انصار تھے جو اپنی بکریوں کا دودھ نبی کریمؐ کو (تحفے میں) بھیجتے تو ہم بھی پیا کرتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۲۳۹۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے ایک دست یا ایک کُھر کے لیے بھی مدعو کیا جائے تو میں ضرور جاؤں گا۔ اور اگر کوئی ایک دست یا کُھر بھی مجھے ہدیہ کرے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۴۰۰: رسول اکرمؐ نے ایک مہاجر خاتون کو، جن کا غلام لکڑی کا ایک کاریگر تھا، کہلا بھیجا کہ اپنے غلام سے کہہ کر (مسجد میں میرے بیٹھنے کے لیے) ایک منبر بنوا دو۔ چناں چہ وہ شخص جنگل گیا اور وہاں سے عمدہ لکڑیاں لے کر آیا، اور اس نے ان سے ایک بہترین منبر تیار کیا۔ آنحضرتؐ نے اس منبر کو اُس جگہ پر رکھوایا جہاں پر آج تم دیکھتے ہو۔ راوی: سہلؓ۔

(دیکھیں حدیث ۸۶۹ اور حدیث ۱۹۶۶)۔

حدیث۲۴۰۱: ہم مکہ کی طرف سفر کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم راستے میں ایک جگہ پر ٹھہرے۔ لوگ تو احرام میں تھے لیکن میں نے نہیں پہنا تھا۔ اچانک ایک گورخر نظر آیا تو میں اس کے شکار کے لیے چل پڑا اور اس میں کامیاب بھی ہوا۔ پھر میں اس کو ذبح کر کے لے آیا۔ اسے سب نے مل کر کھایا لیکن احرام میں ہونے کے سبب

شک ہوا۔ چناں چہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور اس بات کی تمام تفصیل بتائی اور پھر سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس میں سے تمھارے پاس کچھ ہے؟ میں نے اس کا ایک دست آپؐ کے لیے ہی رکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے نبی مکرمؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے اسے پورا ختم کیا۔ اُس وقت آپؐ احرام میں تھے۔ (اس طرح سے آپؐ نے عملی طور پر لوگوں کے سوال کا جواب دے دیا)۔ راوی: ابو قتادہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۰۵ تا ۱۷۰۸)۔

حدیث ۲۴۰۲: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ "دائیں طرف والے دائیں طرف والے ہیں۔ خوب سن لو کہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے کو دو"۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۹۸ اور حدیث ۲۲۸۹)۔

حدیث ۲۴۰۳: ہم مر الظہران میں ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے اور بالآخر اسے پکڑ لیا۔ اسے ذبح کیا اور پھر اس کی ایک ران آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے اس میں سے کچھ کھایا اور فرمایا "میں نے اسے قبول کیا"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۴۰۴: ایک بار آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک گورنر نے ہدیہ بھیجا۔ آپؐ نے اس کو واپس کر دیا۔ حضورؐ نے جب لانے والے پر نظر ڈالی تو اس پر غم کے آثار دیکھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، میں نے تمھارے اس ہدیہ کو رد نہیں کیا بلکہ اس وقت میں حالتِ احرام میں ہوں اس لیے اسے قبول نہیں کر سکتا۔ راوی: صعب بن جثامہؓ۔

حدیث ۲۴۰۵: لوگ اپنا ہدیہ عموماً اس وقت بھیجا کرتے جب رسول اکرمؐ کے رہنے کی باری میرے پاس ہوتی۔ (لوگ ایسا اس لیے کرتے) تا کہ آپؐ زیادہ خوش ہوں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۰۶: میری خالہ امّ حفید نے نبی مکرمؐ کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ، ہدیہ کے بہ طور بھیجے۔ آنحضورؐ نے پنیر اور گھی میں سے تو کچھ کھایا لیکن گوہ کو ناپسند فرماتے ہوئے چھوڑ دیا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ گوہ کو دستر خوان پر دوسروں نے کھایا۔ اگر اس کے حرام ہونے کی بات ہوتی تو پھر دستر خوان پر اسے کھایا نہ جاتا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۴۰۷: رسول اکرمؐ کی خدمت میں جب کوئی کھانا لایا جاتا تو اس کے متعلق آپ دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر معلوم ہوتا کہ صدقہ ہے تو کہا جاتا کہ تم لوگ کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ لیکن اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو پھر لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۰۸: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بریرہؓ کا لایا ہوا گوشت پیش کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، "یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے لیکن (اُس نے ہمیں ہدیہ کیا) اس لیے ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰۴)۔

حدیث ۲۴۰۹: (بریرہؓ کی غلامی سے آزادی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۱۴۰۴، ۲۳۷۰، اور ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۱۰: (صدقہ اور تحفہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۵۹ اور ۱۴۰۴۔ راوی: امّ عطیہ۔

حدیث ۲۴۱۱، ۲۴۱۲: سب ہی کے علم میں تھا کہ رسول اکرمؐ کو اپنی ازواج میں سب سے زیادہ حضرت عائشہؓ عزیز تر ہیں۔ چناں چہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ لوگ آنحضورؐ کو تحفے دینے کے لیے اُس دن کا انتظار کیا کرتے جب کہ آپؐ کی باری میرے پاس ہوا کرتی۔ امّ سلمہؓ کا کہنا ہے کہ جب ہم دیگر ازواج نے اس بات کا تذکرہ نبی کریمؐ سے کیا تو آپؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔۔(مگر حدیث ۲۴۱۲ میں آگے یہ بھی مذکور ہے کہ) حضورؐ نے یہ بات سن کر فرمایا "عائشہ کے متعلق ایسی بات سن کر مجھے دکھ ہوا۔ اس لیے کہ وحی میرے پاس اس وقت آتی ہے جب میں عائشہ کے کپڑوں میں ہوتا ہوں"۔ راوی: عروہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۰۵)۔

حدیث ۲۴۱۳: انسؓ کا کہنا ہے کہ نبی اکرمؐ خوشبو کا تحفہ کبھی واپس نہیں کیا کرتے تھے۔ راوی: عزرہ بن ثابتؓ۔

حدیث ۲۴۱۴: آنحضورؐ کے پاس ہوازن سے ایک وفد پہنچا۔ تو آپؐ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تمھارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں۔ لیکن اگر کوئی ایسا نہ چاہے بلکہ مال غنیمت کا حصہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو وہ ایسے کر سکتا ہے"۔۔ سب نے قیدیوں کی واپسی کے لیے ہی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ راوی: مروانؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۰۷)۔

حدیث ۲۴۱۵: رسول کریمؐ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۱۶، ۲۴۱۷: میرے والد مجھے لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ میں نے اس کو ایک غلام دیا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، "کیا تو نے سب بیٹوں کے لیے بھی ایسا کیا ہے؟" انھوں نے کہا، نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "تو پھر اس غلام کو واپس لے لو"۔ (دوسری حدیث کے مطابق) حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کا لحاظ رکھو"۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۲۴۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریمؐ کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی تو آپؐ نے سب ازواج کی اجازت سے میرے پاس رہنا پسند فرمایا۔ چناں چہ دو حضرات آپؐ

کو سہارا دے کر میرے پاس لائے۔ ان میں سے ایک ابن عباسؓ تھے۔ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ دوسرے کون تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ وہ حضرت علیؓ تھے۔
راوی: عبید اللہ بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۶، ۶۳۱، ۶۵۲)۔

حدیث ۲۴۱۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرے اور پھر اس کو کھائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۴۲۰، ۲۴۲۱: رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ صدقہ کرو اور بند کر کے نہ رکھو، ورنہ اللہ تم سے بھی بند کر لے گا۔ اور فرمایا خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو کہ اللہ بھی گن گن کر دے گا۔ راوی: عبد اللہ اسماءؓ۔

حدیث ۲۴۲۲: حضرت میمونہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کر دی لیکن نبی مکرمؐ سے اس کی اجازت نہ لی۔ جب میرے پاس حضورؐ کی باری کا دن آیا تو میں نے آپؐ کو بتایا کہ میں نے ایک لونڈی کو آزاد کر دیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب ملتا۔ راوی: (ابن عباسؓ کے غلام) یزید بن بکیر کریبؓ۔

حدیث ۲۴۲۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواجؓ کے درمیان قرعہ اندازی کرتے اور جن کا نام نکلتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔۔۔ یوں تو آپؐ ہر بیوی کے پاس ایک دن اور ایک رات رہتے لیکن سودہؓ نے، نبی کریمؐ کی خوشنودی کی خاطر، اپنی باری کے دن رات مجھے دے دیئے تھے۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۲۴۲۴: (دائیں پڑوسی کا زیادہ حق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۱۷۔ راوی: جونی بن طلحہؓ۔

حدیث ۲۴۲۵: (احرام کے سبب تحفے کی واپسی)؛ یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۰۴۔ راوی: صعب بن جثامہؓ۔

حدیث ۲۴۲۶: نبی اکرمؐ نے ازد کے ایک شخص کو صدقے کا مال اکٹھا کر کے لانے پر مقرر فرمایا۔ وصولی سے واپسی پر اس شخص نے کہا کہ یہ مال آنحضورؐ کا ہے، اور یہ میرا ہے۔ آپؐ نے اس پر اپنی برہمی ظاہر کی اور پوچھا کہ کیا تو اپنے گھر بیٹھا رہتا تو کوئی تجھے یہ مال دیتا۔۔؟ پھر رسول معظمؐ نے فرمایا کہ جو شخص صدقے کے مال سے یوں کچھ لے گا تو وہ مال (یعنی اونٹ، گائے یا بکری وغیرہ جو بھی ہوں) قیامت کے دن بول اٹھیں گے، (کہ امانت میں خیانت کی گئی ہے)۔ راوی: ابو حمید ساعدیؓ۔

حدیث ۲۴۲۷: (بحرین سے مال غنیمت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۵۰۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۴۲۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں میں) عبائیں تقسیم فرمائیں۔ لیکن میرے والد کو کچھ نہ ملا، تو انھوں نے مجھ سے کہا میرے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس چلو۔ وہاں پہنچے

تو والد نے کہا کہ اندر جا کر حضورؐ کو بلا لاؤ۔ میں اندر پہنچا اور اپنے والد کے آنے کی اطلاع دی۔ آپؐ باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپؐ نے ایک عبا پہن رکھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، "مخرمہ! یہ عبا تمھارے لیے ہی رکھی تھی"۔ یہ سنا تو میرے والد بہت خوش ہو گئے۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۲۴۲۹: (روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۱۴ تا ۱۸۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۳۰: (قرض کی واپسی کے لیے جابر بن عبداللہؓ کے گھر آنحضرتؐ کی تشریف آوری اور برکت کے لیے آپؐ کی معجزانہ دعا)۔ یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۳۸، ۲۲۳۹۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۴۳۱: (محفل میں دائیں جانب سے تقسیم کرنا چاہیے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۹۸ اور حدیث ۲۲۸۹۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۴۳۲: ایک سفر میں، میں نے نبی اکرمؐ کے ہاتھ اپنا ایک اونٹ فروخت کیا۔ ہم مدینہ پہنچے تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں مسجد جا کر دو رکعت نفل ادا کروں۔ پھر آپؐ نے میرے اونٹ کی قیمت تول کر دی، بلکہ تول سے کچھ زیادہ ہی دی۔ ایک عرصے تک یہ رقم میرے پاس موجود رہی، یہاں تک کہ اہل شام نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۴۳۳: (محفل میں دائیں جانب سے تقسیم کرنا چاہیے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۹۸ اور حدیث ۲۲۸۹۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۴۳۴: آنحضرتؐ کے ذمے ایک شخص کا قرض تھا۔ جب اُس نے اِس کا نہایت سختی کے ساتھ تقاضہ کیا تو لوگوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ رسول معظمؐ نے فرمایا، "اسے چھوڑ دو، جس کا حق ہوتا ہے وہ اسی طرح بات کرتا ہے"۔ پھر آپؐ نے اس کو اس کے دیے ہوئے اونٹ سے بہتر اونٹ خرید کر دیا۔ اور فرمایا، تم میں وہ بہتر ہے جو اپنا قرض اچھی طرح سے لوٹائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۴۳)۔

حدیث ۲۴۳۵: (ہوازن کے قیدیوں کی واپسی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۷۳ اور حدیث ۲۴۱۴۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۲۴۳۶: (آنحضورؐ کے قرض کی واپسی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۴۳ اور حدیث ۲۴۳۴۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۴۳۷: (ایک سفر میں حضرت عمرؓ کے سرکش اونٹ پر عبداللہ بن عمرؓ کی سواری): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۸۷۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۴۳۸: حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ریشمی عبا فروخت ہوتے دیکھی تو آنحضورؐ سے عرض کیا کہ کاش آپؐ اس کو خرید لیتے، تاکہ جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے موقع پر پہن سکتے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا، "یہ وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو"۔۔۔ پھر کچھ عرصہ بعد آنحضرتؐ کے پاس کئی ریشمی چوغے تحفے میں آگئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک چوغہ حضرت عمرؓ کو دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کچھ دنوں پہلے والی بات حضورؐ کے سامنے دہرائی۔ آپؐ نے فرمایا، "میں نے یہ تمھارے پہننے کے لیے نہیں دیا"۔۔۔ چناں چہ حضرت عمرؓ نے یہ عبا کسی غیر مسلم کو تحفے میں دے دی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۶، ۸۴۰، ۹۰۰ اور حدیث ۱۹۷۶)۔

حدیث ۲۴۳۹: ایک روز آنحضورؐ، حضرتہ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر نہیں گئے۔ جب حضرت علیؓ گھر پہنچے تو حضرتہ فاطمہؓ نے نبی کریمؐ کے گھر آنے کی خبر دی اور یہ بھی بتایا کہ آپؐ اندر تشریف نہیں لائے۔ اس کی وجہ جاننے کے لیے حضرت علیؓ، نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آپؐ نے فرمایا، " میں نے فاطمہ کے گھر پر آرائش والا پردہ لٹکا دیکھا!"۔ چناں چہ دونوں نے اسے فوراً اتار دیا اور کسی غیر مسلم کو دے دیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۴۴۰: میرے پاس آنحضرتؐ نے ایک ریشمی عبا بھجوائی۔ اس کو پہن کر جب حضورؐ کے سامنے پہنچا تو میں نے آپؐ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے۔ چناں چہ میں نے اسے پھاڑا اور عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۲۴۴۱: رسول مکرمؐ کے پاس اکثر ریشمی چوغے تحفے میں آیا کرتے تھے۔ لیکن آپؐ (مردوں کو) ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرماتے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۴۴۲: ایک یہودی عورت نے زہر آلود بکری کا تحفہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اس کو کھایا اور اس سے آپؐ کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ لوگوں نے کہا کیوں نہ ہم اسے قتل کر دیں؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۴۴۳: ہم ۱۳۰ لوگ نبی مکرمؐ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ کھانے کے لیے کُل ایک صاع آٹا رہ گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے اسے گوندھنے کا حکم فرمایا۔ ایک چرواہے کا ادھر سے گذر ہوا تو حضورؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ آپؐ نے اس کے کلیجی گردے تلوائے اور گوشت کا سالن تیار کروایا، جو دو برتنوں میں نکالا گیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم ۱۳۰ لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا حتیٰ کہ کلیجی گردوں سے بھی ہر ایک کو بوٹی ملی۔ بلکہ کچھ گوشت بچ بھی گیا۔ (یہ رسول معظمؐ کا اعجاز تھا)۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ۔

حدیث ۲۴۴۴: (ریشمی کپڑے کا استعمال مردوں کے لیے درست نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۳۸۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۳۶۶، ۸۴۰، ۹۰۰، ۱۹۷۶ اور ۲۴۴۰)۔

حدیث ۲۴۴۵: رسول اکرمؐ سے میں نے سوال کیا کہ میری والدہ ابھی مسلمان نہیں ہوئیں لیکن کیا میں ان کے ساتھ بہتر سلوک کروں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، "ہاں اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔ راوی: اسماء بنت ابی بکرؓ۔

حدیث ۲۴۴۶ تا ۲۴۴۸: (ہبہ کرکے واپس لینا درست فعل نہیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۱۹۔ راویان: ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ۔

حدیث ۲۴۴۹: ابن جدعانؓ کے غلام صہیبؓ کو آنحضرتؐ نے دو مکان اور ایک حجرہ دیا تھا۔ صہیبؓ نے ان کا دعویٰ مروان کے سامنے کیا۔ مروان نے دریافت کیا کہ کیا تمھارے پاس اس کا کوئی گواہ ہے؟ انھوں نے بتایا کہ اس کے گواہ ابن عمرؓ ہیں۔ مروان نے انھیں بلایا اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے اس کی گواہی دی۔ چناں چہ اس گواہی پر صہیبؓ کے حق میں فیصلہ دیا گیا۔ راوی: عبید اللہ بن ابی ملیکؓ۔

حدیث ۲۴۵۰، ۲۴۵۱: رسول اکرمؐ نے عمریٰ (عمر بھر کے لیے مکان ہبہ کرنے) کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا "عمریٰ اسی کا ہے جس کو دیا گیا ہے"۔ راویان: جابرؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۵۲: مدینہ میں ایک بار دشمن کے حملے کا خوف ہوا تو آنحضورؐ نے ابو طلحہؓ سے ایک گھوڑا لیا جس کا نام مندوب تھا۔ پھر اس گھوڑے پر ایک چکر لگانے کے بعد فرمایا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں اور ساتھ ہی گھوڑے کی بھی تعریف فرمائی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۴۵۳: میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا تو وہ قطر کا ایک کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ پھر آپ نے مجھ سے اپنی لونڈی کے بارے میں فرمایا کہ اس کو دیکھو کہ یہ اسے پہننے سے انکار کرتی ہے۔ حالاں کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں (کسی کو شادی میں پہننے کے لیے ضرورت پڑتی) تو وہ مجھ سے منگوالیا کرتیں۔ راوی: ایمنؓ۔

حدیث ۲۴۵۴، ۲۴۵۵: رسول معظمؐ کا فرمانا ہے کہ، "دودھ دینے والی اونٹنی اور وہ بکری جو صبح و شام دودھ دے، کیا ہی عمدہ عطیہ ہے"!۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۵۶: مہاجرین کے مدینہ پہنچنے پر انصار نے اپنی زمینیں اور جائیدادیں اس شرط پر تقسیم کیں کہ مہاجرین محنت مزدوری کریں گے اور ہر سال ان کے پھل و پیداوار کا آدھا دیا کریں گے۔ امّ سلیمؓ نے حضورؐ کو کچھ کھجور کے درخت دیئے۔ آپؐ نے وہ سب درخت اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمنؓ کو دے دیئے۔ فتح خیبر کے بعد مہاجرین نے تمام زمینیں انصار کو واپس کر دیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۴۵۷: ارشاد نبیؐ ہے کہ ۴۰ خصلتوں میں سے بہترین خصلت، کسی کو بکریوں کا عطیہ کرنا ہے، جس میں ثواب کی نیت بھی ہو۔ اس کے علاوہ سلام اور چھینک کا جواب دینا، راستے سے پتھر اور کانٹے ہٹانا وغیرہ کو بھی آپؐ نے اچھی خصلتیں فرمایا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۴۵۸: حضورؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اور اگر ایسا نہ کرے تو پھر اسے ایسے ہی رہنے دے۔ آپؐ نے ایک اعرابی کے ہجرت سے متعلق سوال کرنے پر فرمایا کہ تُو بس صدقہ اور عطیہ دیا کر۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۴۵۹: آپؐ نے فرمایا کہ زمین کو کرایے پر دینے سے بہتر اس کا عطیہ کر دینا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۴۶۰: حضورؐ نے فرمایا کہ ابراھیمؑ نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو سارہ کو خدمت کے لیے ہاجرہ ملی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۶۱: (ہبہ کر کے واپس لینا درست نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۱۹۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

Siddiqui Publications